نماز اور اوقات نماز کا فلسفہ

(از مولوی محمد آدم حسن صاحب انصاری)

اشرف المخلوقات وحیوانات کی پیدائش میں فرق یہ ہے کہ بنی نوع انسان اشرف المخلوقات ہوتے ہوئے معرفت الٰہی۔ قرب الٰہی ورضاء الٰہی حاصل کرے۔ آج کل کے بیسویں صدی کے Modern Atlantic World میں جہاں زرد دولت کی پوجا ہوتی ہے بہت ہی کم انسان ہیں جو اس مطلب کو ایمانداری سے پورا کر رہے ہیں جس کے لئے وہ دنیا میں پیدا کئے گئے ہیں یعنی بہت کم انسان ہیں جو معرفت الٰہی حاصل کرنے کی سعی کریں۔ روحانیت کو اونچا کرنا معرفت الٰہی حاصل حاصل کرنا ہے اور روحانیت کا تعلق روح سے ہے اس لئے ضروری ہے کہ معرفت الٰہی حاصل کرنے کیلئے روح خداوند تعالیٰ کی عبادت کرے۔ روح اور جسم کا آپس میں گہرا تعلق ہوتا ہے اس لئے کہا گیا ہے GREAT SOUL IN A GREAT BODY روح کا اثر جسم پر اور جسم کا اثر روح پر پڑتا ہے۔ اگر انسان رونی صورت بنائے تو تھوڑی دیر بعد وہ اپنی روح پر بھی یہی کیفیت طاری دیکھے گا خود ساختہ ہنسی سے ہنسنے لگے تو تھوڑی دیر کے بعد وہ دیکھے گا کہ اس کا دل بھی اس ہنسی میں شریک ہے۔ اگر کوئی اپنے جسم کو گندہ رکھے گا تو اس کی روح بھی بشاشت سے معرا ہو جائے گی چونکہ ہمارے جسمانی اعمال کا اثر بھی ہماری روح پر پڑتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ روحانیت کے لئے جہاں روح عبادت خدا میں مشغول ہووے وہاں جسم بھی روح کے ساتھ شراکت کرے۔

نیز خداوند تعالیٰ نے جسم کو مختلف اعضاء سے مزین کیا ہے اور از راہ کرم اس دنیا میں جسم کی بہبودی وبہتری ونشوونما کے لئے تمام ضروریات مہیا کر رکھی ہیں گویا جسم پر خدا کے ویسے ہی احسانات ہیں جیسے روح پر اسلئے ضروری ہوا کہ ہر دو ملکر ہی خداوند تعالیٰ کی بندگی کریں اور اس کی قربت حاصل کریں۔ اب خدا کی عبادت کیلئے مختلف طریقے ہیں۔ کوئی تو مندر میں جا کر سندھیا اُپاسنا کرتا ہے تو دوسرا ٹھاکر کی پوجا کرتا ہے اور تیسرا گرجا گھر میں جا کر PRAYERS ادا کرتا ہے اور چوتھا مسجد میں نماز پڑھ لیتا ہے غرضکہ خدا کی عبادت کے مختلف طریقے ہیں اور ہر ایک مختلف طریقے والا دوسرے طریقے پر اعتراض کرتا ہے غیر مسلم مسلمانوں کی نماز کے طریقے پر کئی طرح سے نکتہ چینی کرتے ہیں اور بعض ناعاقبت اندیش یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ مسلمانوں کی نماز اٹھک بیٹھک ہے اور ورزش کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ نماز ادا کرنے کیلئے کچھ جسمانی حرکات کرنی پڑتی ہیں۔ مثلاً ہاتھ باندھکر کھڑا ہونا پھر جھکنا پھر سر زمین پر رکھ دینا اور پھر دو زانو بیٹھ جانا وغیرہ وغیرہ۔ رہبرانِ کامل وپیغمبرانِ اسلام نے جو بھی رسم رائج کی ہیں یا جو بھی اصول قائم کئے ہیں بغیر حکمت نہیں یہ جدا بات ہے کہ ہماری محدود عقل ان رسومات اور اصولوں کی فلاسفی تک نہ پہنچ سکے تعظیم کرنے کیلئے دنیا میں مختلف طریقے ہیں بعض دفعہ معمولی آدمی کی تعظیم کرنے کیلئے کھڑا ہونا پڑتا ہے بعض دفعہ دست بستہ کھڑا ہونا پڑتا ہے اور بعض دفعہ جھک جانا پڑتا ہے اور بعض دفعہ سجدہ میں گرنا پڑتا ہے (جیسے جاہل قوم) غرض کہ تعظیم کرنے کے مختلف طریقے ہیں اور خدا کی تعظیم کرنے کیلئے یہ تمام طریقے

رکھے گئے ہیں تاکہ ہر مذاق کا آدمی عبادت میں شریک ہو سکے اس لئے کہ خداوند تعالیٰ اس تمام مخلوق کا مالک ہے اور ہمیں نیستی سے ہستی میں لانے والا ہے ہم اس کے سامنے منکسر المزاج ہو کر اپنی روح کو پاک کر سکیں کیونکہ انسان جتنا منکسر المزاج ہو گا اتنا ہی زیادہ جلدی روح کی پاکیزگی حاصل کر کے خدا کا مقرب بن سکے گا نماز کے ادا کرنے میں ترتیب یہ ہے۔ کہ سب سے پہلے انسان کھڑا ہوتا ہے پھر جھکتا ہے پھر سجدہ کرتا ہے پھر دو زانو بیٹھ جاتا ہے یہ ترتیب اپنی خوبی خود ظاہر کر رہی ہے تعظیم کا درجہ بڑھتا چلا گیا ہے۔ کھڑے ہونے میں اتنی تعظیم نہیں جتنی کہ جھکنے میں پھر جھکنے میں اتنی تعظیم نہیں جتنی سجدہ میں پائی جاتی ہے سجدہ میں تو انسان اپنے معزز سر کو جو ہمیشہ بلند رہا کرتا ہے خدا کی خاطر زمین جیسی پست چیز پر سجدہ کرتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ اے خدا میں تیرے لئے انتہائی ذلت بھی اختیار کرنے کیلئے تیار ہوں چونکہ سجدہ انتہائی تذلیل کی دلیل ہے اور انتہائی تعظیم کا صرف خدا ہی مستحق ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے سوا اور کسی کے سامنے سجدہ کرنے کی اجازت نہیں دی اور قرآن مجید میں صاف فرمایا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ نہ سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو بلکہ ان کے پیدا کرنے والے کو سجدہ کرو کیونکہ جو چیز خود مخلوق ہے وہ سجدہ جیسی انتہائی تعظیم کی مستحق نہیں ہو سکتی اس لئے سجدہ کے ذریعہ تعظیم صرف خداوند تعالیٰ کیلئے ہی مخصوص ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ جب کوئی معمولی شخص کسی بڑے آدمی کے پاس جاتا ہے تو تعظیم بجا لاتا ہے اور بیٹھنے کی اجازت حاصل کر کے وہ اس بڑے آدمی کے سامنے دو زانو بیٹھتا ہے یعنی وہ اکڑ کر نہیں بیٹھتا اور نہ ہی ڈھاسنا لگا کر بیٹھتا ہے بلکہ تعظیم کے لئے دو زانو بیٹھتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح ہی نماز ادا کرتے وقت سجدہ کرنے کے بعد اللہ کے دربار میں دو زانو بیٹھا جاتا ہے تاکہ منکسر المزاجی قائم رہے میرا تو یقین ہے بلکہ واثق یقین ہے کہ خدا کے حضور میں جتنا زیادہ جھکو گے سجدہ کرو گے منکسر المزاج ثابت ہو گے گڑگڑاؤ گے اتنا ہی مقرب بنتے جاؤ گے کیونکہ جب ہم معمولی قصور کرنے پر افسران کے سامنے گڑگڑاتے ہیں رحم کی درخواست کرتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ہم گنہگار ہوتے ہوئے خدا کے حضور میں سجدہ نہ کریں اور نہ گڑگڑائیں اور رحم کے ملتجی نہ ہوں اگر ہم اپنے گناہوں کے لئے حضور کے سامنے (خدا کے سامنے) گڑگڑاتے ہیں سجدہ کرتے ہیں تو یقین رکھنا چاہیئے کہ خداوند تعالیٰ ہم پر ضرور رحم کرتا ہے اور ہمارے گناہوں کو معاف کرتا ہے۔

بوقت ادائیگی نماز سجدہ نہایت ہی ضروری ہے اور اس کی جس خوبی نے میرے دل پر اثر کیا ہے وہ یہ ہے کہ سجدہ کرنے پر جسم اور روح خدا کے دھیان میں مست ہو جاتے ہیں اور اس وقت خدا کی قربت کی دھن سمائی ہوئی ہوتی ہے کسی دوسری طرف خیالات منعطف نہیں ہوتے۔

اب سوال کا ایک زبردست پہلو رہ جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ مخالفین نماز پر ہمیشہ یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔

(۱) کہ مسلمانوں میں پانچوں وقت نماز کیوں رکھی گئی ہے اس سے کم یا زیادہ کیوں نہ ہو۔

(۲) ان کا تو سارا دن نماز ہی میں گذر جاتا ہے وغیرہ وغیرہ

سارا دن اور رات نماز ہی میں گذارنا اس خوبی کو جتاتا ہے جو شاید کسی اور مذہب میں نہ پائی جاتی ہو یعنی روحانیت کو اونچا کرنا اور خداوند کریم کی قربت حاصل کرنا۔ معمولی مثال سے یہ بات سمجھ میں آ جائیگی دو شخص حساب کے قاعدے کو ازبر

کرنا چاہتے ہیں ایک پانچ پانچ بار اس قاعدے کی مشق کر لیتا ہے اور دوسرا دن میں ایک دفعہ یا دو دفعہ کر لیتا ہے ظاہر ہے کہ پہلا شخص اس قاعدے کو اپنے دماغ کے ساتھ ہمیشہ کیلئے وابستہ کرے گا اور اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے اسی حساب کے قاعدہ کا خیال ہوگا۔ دوسرا شخص جو کام صبح کو کرے گا شام کو اس کے اعادہ کی ضرورت پڑے گی یعنی دوسرا صرف اعادہ کرتا رہے گا اور آگے ترقی نہ کر سکے گا۔ ٹھیک اسی طرح ہی دو شخص خداوند کریم کی قربت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پہلا جو سارا دن اور رات نمازیں گذار دیتا ہے سجدہ کرتا رہتا ہے اس کی رگ رگ میں خداوند کریم کا نام اور اس کے اوصاف جاگزیں ہوں گے اور اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے غرضیکہ ہر لحظہ ہر گھڑی خداوند کریم کا متبرک نام اس کی زبان پر ورد رہے گا اور خداوند تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھ کر اور یہ جان کر کہ وہ مجھے دیکھتا ہے تو اس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہوگا کیونکہ دنیا میں جتنے بھی گناہ ہوتے ہیں وہ اس اصول کو بھلا کر ہی ہوتے ہیں اگر یہ اصول کہ خداوند کریم ہر وقت حاضر و ناظر ہے اور انسان کے دل میں ہر وقت خداوند کریم کا نام رہے اور اس کا خوف رہے تو دنیا میں گناہ عنقا ہو جائے۔

اب دوسرا شخص جو صبح و شام نماز پڑھتا ہے یا خداوند کریم کے متبرک نام کو کسی دوسرے طریقے پر یاد کرتا ہے تو اس کی یہ حالت ہوگی کہ صبح خداوند کریم کو یاد کرنے کے بعد گھنٹہ دو گھنٹہ تک اس کا مبارک خیال رہے گا اور کوئی گناہ سرزد نہ ہوگا مگر اس وقفہ کے بعد خداوند کریم کا نام بھول جائے گا اور شام تک گناہ کرتا رہیگا۔ پانچ وقت نماز پڑھنے والے کے دل سے ابھی پہلی نماز کا اثر نہ اترا ہوگا کہ دوسری نماز کا وقت آجاتا ہے اور اس کو گناہ کے کیچڑ میں گرنے سے بچا لیتا ہے اس لئے مندرجہ بالا مثالوں اور اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ جس مذہب میں سارا دن اور رات سجدہ میں گذارنا پڑتا ہے وہ مذہب واقعی طور پر روحانیت کو اونچا کرنا چاہتا ہے اور خداوند کریم کی قربت حاصل کرنے میں گوئے سبقت لے جاتا ہے اب صرف یہ جتلانا ہے کہ پانچ وقت کی نماز کیوں رکھی گئی۔ نیز ہم روزمرہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ لوہار لوہے کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کو اپنی مرضی سے شکل بنانے کی خاطر کئی بار آگ کی بھٹی میں گرم کرتا ہے اور ہتھوڑے سے کوٹتا ہے تب کہیں جا کر مطلوبہ شکل اختیار کر لیتا ہے تو روح جیسی عظیم الشان ہستی کو خدا سے قربت حاصل کرنے کیلئے کتنی شدت اور مجاہدہ کی ضرورت ہے قربت الٰہی کے لئے بھی ضروری ہے کہ دن رات روح کو روحانیت کی بھٹی میں گرم کر کے عبادت کا ہتھوڑا استعمال کیا جائے۔

نماز کے لئے پانچ مختلف وقت اسلئے رکھے گئے ہیں کہ زمانہ میں صبح سے لے کر رات تک صرف پانچ ہی تغیر ہوتے ہیں اور اس قسم کے پانچ تغیر انسان پر جوانی سے لیکر موت تک آتے ہیں پس وقت کے ہر تغیر پر ایک ایک نماز کا وقت رکھدیا گیا ہے تاکہ انسان نماز ادا کرتے وقت یہ محسوس کرے کہ وہ تغیرات سے گذر رہا ہے۔

فجر کی نماز رات بھر سونے کے بعد جب انسان سورج طلوع ہونے سے پہلے بیدار ہوتا ہے تو تمام تھکاوٹ و تکان دور ہوتی ہے تازہ دم ہوتا ہے دن کے تفکرات سے بھی مبرا ہوتا ہے اسلئے معرفت الٰہی میں اس فراغت اور تازہ دلی کے وقت اس کی توجہ اچھی طرح قائم رہ سکتی ہے اس کے علاوہ سورج طلوع ہوتے ہی وہ دنیاوی جھگڑوں اور کاروبار میں مشغول ہو جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ خداوند تعالیٰ سے دنیاوی جھگڑوں میں مشغول ہونے سے پیشتر دعا مانگ لے اور امداد طلب کرے تاکہ سارے دن کے کام پایۂ تکمیل کو پہنچیں۔

ظہر کا وقت صبح سے ایک بجے تک انسان دنیاوی کاروبار میں مشغول رہتا ہے چونکہ مشغولیت کی وجہ سے انسان کے دل پر زنگ لگ جانے اور خداوند کریم کی عنایات بے بہا کو بھول جانیکا اندیشہ ہوتا ہے لہذا روح کو بیدار کرنے کیلئے ضروری تھا کہ اس وقت بھی قرب الہی حاصل کیا جائے تاکہ دنیاوی کاروبار کرتے ہوئے بھی وہ خدا کی طرف متوجہ ہو اور نہ صرف پچھلے تعلقات کا اعادہ کرے بلکہ آگے بھی ترقی حاصل کرے اسوقت کی نماز زیادہ قابل تحسین ہے کیونکہ باوجود پیٹ کے دھندوں میں مشغولیت کے انسان خدا کی طرف توجہ کرتا ہے کام نہ ہونے کی صورت میں اور نکما ہونے کی صورت میں تو ہر ایک قربِ الہی حاصل کرنے کیلئے تیار رہتا ہے مگر اس وقت جبکہ پیٹ پوجا کا خیال ہو تو چند ہی ایسے خدا رسیدہ ہوں گے جو قرب الہی کے لئے یہ قربانی کر سکیں گے۔

عصر کا وقت یہ وہ وقت ہے جبکہ سورج کی روشنی میں تغیر آجاتا ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ جس طرح سورج کی تیز روشنی مدہم پڑجاتی ہے اسی طرح ہماری زندگی کا آفتاب بھی بے نور ہو رہا ہے لہذا بذریعہ عبادت انسانی روحانی چراغ جلا کر موت کے خیال کو مدنظر رکھے۔ یہ وہ وقت ہے جبکہ ہر شخص باہر سیر و تفریح کرنے کیلئے تیاری کرتا ہے اور بعض بدی و گناہ کرنے کیلئے تیار ہوتے ہیں اس لئے ہدایت ہے کہ اسوقت قرب الہی حاصل کر کے بدی اور گناہ کے خیالات کو دور پھینک دیا جائے۔

مغرب کا وقت - یہ وہ وقت ہے جب سورج چھپ جاتا ہے اور اندھیرا چھا جاتا ہے گنہگار اور بدچلن لوگ گناہ اور بدچلنی کے کام میں مشغول ہو جاتے ہیں اس لئے فرمایا ہے کہ گناہ اور بدچلنی کے کاموں سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ اس وقت بھی قرب الہی حاصل کیا جائے تاکہ گنہگار لوگ گناہ کرنے سے باز رہیں۔

عشا کا وقت - اس وقت تمام دنیا میں تاریکی ہی تاریکی نظر آتی ہے اور انسان بعد فراغت مشغولیت دن آرام کرنیکی تیاری کرتا ہے اس خیال سے کہ رات کو گہری نیند سو سکے اور برے برے خیالات نہ آتے رہیں۔

ہدایت ہے کہ سونے سے پہلے خداوند تعالیٰ کا قرب حاصل کرے دن میں جتنے گناہ کئے ہیں ان کا حساب کرے اور دوسرے دن کی نیکیوں کے لئے دعا مانگے پھر نہ معلوم صبح جیتا جاگتا اٹھے یا نہ اٹھے اسلئے سونے سے پہلے خداوند تعالیٰ کا قرب حاصل کرے تاکہ ارمان نہ رہ جائے۔ پس ثابت ہوا کہ اسلام میں پانچ دفعہ نماز کے احکام نہایت ہی ضروری اور مدلل ہیں اور ان دلائل کے اندر کسی قسم کے اعتراضات کی گنجائش نہیں رہتی اسلئے نہ صرف مسلمانوں پر بلکہ ہر قوم و ملت کے فرد و بشر پر ضروری ہے کہ چوبیس گھنٹہ میں زیادہ سے زیادہ دفعہ خداوند تعالیٰ کا قرب حاصل کر کے روحانیت کو اونچا کرنے کی کوشش کرے اللہ تعالیٰ سب کو نماز پڑھنے کا شوق دے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر چلنے کی ہدایت کرے آمین ثم آمین

میں امید کرتا ہوں کہ ناظرین کرام اس مضمون کو بغور پڑھیں گے اور اپنی عورتوں اور بچوں اور دوستوں کو بھی پڑھکر سنائیں گے۔ فقط۔